جلد ۳۸/۴ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش | ۱۰ فروری ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:

ڈلہوزی ۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تا حال گلے میں ویسی ہی تکلیف ہے۔ احباب ۔۔۔۔۔۔ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۹ ماہ تبلیغ۔ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

اینٹوں اور پتھروں کی بارش پر روزنامہ "جنگ" کراچی کا تبصرہ

روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں "حرف و حکایت" کے زیر عنوان رقمطراز ہے:۔

"پنجاب میں آجکل دو بارشیں ہو رہی ہیں ایک تو وہ بارش جو آسمان سے ہوتی ہے اور دوسری "علم و عرفان" کی بارش۔ یہ علم و عرفان کی بارش، احراریوں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ عام جلسوں میں قادیانیوں (احمدیوں) کے خلاف تقریریں ہوتی ہیں۔ پچھلے دنوں سیالکوٹ میں اینٹوں اور پتھروں کی بارش ہوئی۔ یہ بارش احراریوں کے علم و عرفان کی بارش کا نتیجہ تھی۔ قادیانی (احمدی) حضرات نے جب جلسہ کیا تو ان پر سنگ باری کی گئی۔ اب سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے تاکہ نہ علم و عرفان کی بارش ہو نہ اینٹ اور پتھروں کی بارش ہو۔" (روزنامہ جنگ، ۷ فروری ۱۹۵۰ء)

کشمیر سے ہندوستان کی دلچسپی صرف اس لئے ہے کہ پاکستان کو پوری طرح گھیر لیا جائے (ظفر اللہ خاں)

لیک سکیس ۹ فروری۔ مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس آج رات پھر ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستانی وفد کے قائد اعلیٰ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر جاری رہے گی۔ کیونکہ کل رات چار گھنٹے تک بولنے کے بعد ابھی آپ کی تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ اجلاس آج رات تک ملتوی کر دیا گیا۔ کل آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مسئلے کے حل کے متعلق پاکستان کی کم از کم شرطیں یہ رہی ہیں کہ (۱) تمام بیرونی فوجوں اور غیر ریاستی عناصر کو باہر نکال دیا جائے۔ (۲) ریاست میں جلد سے جلد غیر جانبدار حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے (۳) اور اتحادی اقوام خود رائے شماری کی نگرانی کریں۔ ان کے مقابل ہندوستان جو شرطیں پیش کرتا ہے۔ ان کی وجہ سے آزاد و غیر جانبدارانہ منصفانہ رائے شماری ہو ہی نہیں سکتی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ کشمیر کے چھ سات لاکھ باشندے مہاجرین کی حیثیت سے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آزادی دلانے والا کون ہے اور تشدد کس کی طرف سے ہو رہا ہے۔ چوہدری صاحب نے اس بات کے حق میں مزید دلیل دیتے ہوئے کہ کشمیر کا پاکستان میں شامل ہونا ناگزیر ہے۔ فرمایا اگر کشمیر ہندوستان میں شامل نہ ہو تو اس سے ہندوستان کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہندوستان کی ریاست کے ساتھ جو سرحد ملتی ہے وہ بیس تیس میل سے زیادہ لمبی نہیں ہے۔ برخلاف اس کے اگر کشمیر پاکستان میں شامل نہ ہو تو سمجھئے پاکستان تین طرف سے گھر جاتا ہے اور یہ پوزیشن دفاعی اعتبار سے انتہائی خطرناک ہے اور یہی ہندوستان کا مقصد بھی ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کے تین دریا کشمیر سے ہی نکلتے ہیں۔ پھر کشمیر کو باقی ملک سے خشکی کے راستے صرف تین سڑکیں ہی ملاتی ہیں اور یہ تینوں پاکستان میں سے گذرتی ہیں۔ ریاست پر قبضہ کرنے کے بعد ہندوستان نے اب ایک سڑک تعمیر کی ہے لیکن یہ بھی شدید برف باری کی وجہ سے سال میں چار ماہ تک بند رہتی ہے۔ کشمیر اور پاکستان کے اقتصادی اور تمدنی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کشمیر کی تمام تجارت پاکستان کے ہی راستے ہوتی ہے۔ جملہ تجارتی اشیاء پاکستان کے راستے ہی منڈیوں میں پہنچتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ کشمیر کے اقتصادی نظام کا تمام تر دارومدار پاکستان کی اقتصادیات کے ساتھ ہی وابستہ ہے اور اگر کشمیر کو پاکستان میں شامل نہ کیا گیا تو پھر کشمیر کی تجارت اور رسل و رسائل کا تمام سلسلہ ختم ہو کر رہ جائیگا نیز کشمیر اور پاکستان کے درمیان ایسے گہرے تمدنی اور مذہبی رشتے قائم ہیں کہ ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

ہندوستانی نمائندے نے اپنی تقریر میں ریاست میں قبائلیوں کے داخلے کا ذکر کیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا۔ مجھے اس سے اختلاف نہیں لیکن ہندوستانی نمائندے نے اس امر کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ قبائلیوں کے آنے سے قبل وہاں مہاراجہ کی حکومت کے خلاف پرجوش تحریک شروع ہو چکی تھی۔ دراصل جو مظالم مسلمانوں پر توڑے جا رہے تھے ان کا ہی نتیجہ تھا کہ قبائلی ریاست میں جا کر وہاں کے مظلوم مسلمانوں کو پنجۂ استبداد سے چھڑانے پر مجبور ہوئے۔ پھر بھی مہاراجہ کی حکومت کی دہشت پسندانہ حکمت عملی کی وجہ سے اب تک وہاں دو لاکھ مسلمان ختم ہو چکے ہیں۔

آپ نے ہندوستانی نمائندے کے اس الزام کا بھی ذکر کیا کہ قبائلیوں کی کارروائی کو روکنے کے لئے پاکستان نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ پاکستان نے وہ کچھ نہیں کیا جو درحقیقت اسے کرنا چاہئیے تھا۔ پاکستان کو تو چاہیئے یہ تھا کہ وہ ریاست میں اپنی فوجیں لے جاتا۔ اور حالات درست کر کے اس بات کی گنجائش ہی نہ چھوڑتا کہ قبائلی ان کی امداد کے لئے وہاں موجود رہیں۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ پُر امن طریقے سے یہ معاملہ طے ہو۔ چوہدری ظفر اللہ خاں یہاں تک ہی تقریر کرنے پائے تھے کہ اجلاس آج رات تک ملتوی کر دیا گیا۔

پنجاب کے نامور ادیب اور مشہور قانون دان سر شیخ عبد القادر انتقال فرما گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

لاہور ۹ فروری ہم نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ اپنے قارئین تک یہ خبر پہنچاتے ہیں کہ پنجاب کے نامور ادیب سر شیخ عبد القادر ۷۶ سال کی عمر میں آج صبح یہاں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ایک ممتاز وکیل تھے اور عرصہ تک لاہور ہائی کورٹ میں ایک ماہر قانون دان کی حیثیت سے وکالت کرتے رہے۔ آپ سابق حکومت ہند میں قانون کے محکمے کے وزیر بھی رہے ۱۹۳۹ء میں آپ لیگ آف نیشنز کی طرف سے جنیوا میں منعقد ہونیوالی باہمی تعاون بین الاقوامی کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے ۱۹۲۶ء میں آپ لیگ آف نیشنز کی ساتویں اسمبلی میں ہندوستان کی نمائندگی کی ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۷ء تک انگلستان میں وزیر ہند کی کونسل کے ممبر رہے پنجاب اسمبلی کے سب سے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ نیز وزیر تعلیم اور وزیر مال کی حیثیت سے صوبے کی بہت خدمت کی۔ علاوہ ازیں آپ عمر بھر اردو ادب کی قابل قدر خدمات بجا لاتے رہے۔ چنانچہ اردو کا سب سے پہلا مشہور و معروف رسالہ "مخزن" آپ نے ہی جاری کیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسجد احمدیہ لنڈن کی جو جماعت احمدیہ کی مستورات کے چندہ سے تعمیر کی گئی تھی افتتاحی رسم ادا کرنے کی سعادت آپ کے حصے میں آئی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی آپ کا نام اس مسجد کے ساتھ ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قصیدہ احمدیہ در نعتِ محمدیہ

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور

(۶)

قَدْ مَاتَ عِیْسٰے مُطْرِقًا وَنَبِیُّنَا
عیسیٰ مریم نماند و ہیچ تاثیرش نماند

حَیٌّ وَّرَبِّیْ اِنَّہٗ وَافَانِیْ
مصطفٰے زندہ است وحقا دیدم من روئے شاں

وَاللہِ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ جَمَالَہٗ
با دو چشم روئے خوبش دیدہ ام واللہ من

بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ
در سرائے خویشتن بنشستہ بودم آں زماں

ہَاِنْ تَظُنَّیْتَ ابْنَ مَرْیَمَ عَائِشًا
عیسیٰ مریم ہمانا زندہ پنداری اگر

فَعَلَیْکَ اِثْبَاتًا مِنَ الْبُرْہَانِ
خود بدہ انصاف وایں دعوٰی[۱] بحجت سے نشاں

اَفَاَنْتَ لَاقَیْتَ الْمَسِیْحَ بِیَقْظَۃٍ
دیدۂ آیا مسیحا را بہ بیداری گہے

اَوْجَاءَکَ الْاَنْبَاءُ مِنْ یَقْظَانِ
یا ز بیداراں شنیدی[۲] آگہی ہا ہمچناں

اُنْظُرْ اِلَی الْقُرْاٰنِ کَیْفَ یُبَیِّنُ
چشم دگوشت باز کن آیات قرآں وا ببیں

اَفَاَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ ھُدَی الرَّحْمٰنِ
کے ز راہِ حق تعالےٰ پائے پیچیدن تواں

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْعَیْشَ لَیْسَ بِثَابِتٍ
زیستن ثابت نگردد تیاب پنداری اگر

بَلْ مَاتَ عِیْسٰے مِثْلَ عَبْدٍ فَانٍ
عبدِ فانی بود عیسےٰ مُرد ہمچوں فانیاں

وَنَبِیُّنَا حَیٌّ وَّاِنِّیْ شَاھِدٌ
مصطفٰے زندہ است ومن از وے گواہی میدہم

وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْیَانِ
چیدہ ام گلہائے خوبی دیدہ ام دیدارشاں[۳]

وَرَاَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْھَہٗ
اندر آغازِ جوانی روئے او دیدم بخواب

ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ
باز در بیداریم بنمود چہر آں مہرباں

اِنِّیْ لَقَدْ اُحْیِیْتُ مِنْ اِحْیَائِہٖ
من ہمانا زندہ گشتم از نوازشہائے او

وَاھًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْیَانِیْ
زندہ گشتن از من واز وے نوازیدن چناں

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
بر نبی پاک تو یارب درود بے حساب

فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانِیْ
ہم بدار الضیف دنیا ہم بملکِ جاوداں

یَاسَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاھِفًا
سر درا بود در گہت مظلوم وبے کس آمدم

وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ
قوم بر من کفر بندد میدہد آزار جاں

یَفْرِیْ سِھَامُکَ قَلْبَ کُلِّ مُحَارِبٍ
از دلِ پولاد پوشاں بگذرد پیکان تو

وَیَشُجُّ عَزْمُکَ ھَامَۃَ الثُّعْبَانِ
اژدراں را سر شگافد عزم عالمگیر تاں

لِلّٰہِ دَرُّکَ یَا اِمَامَ الْعَالَمِ
اے امام اہلِ عالم بر تو از یزداں سلام

اَنْتَ السَّبُوْقُ وَسَیِّدُ الشُّجْعَانِ
کارِ[۵] خود از پیش بُردی آمدی صدرِ جہاں

اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ وَّتَحَنُّنٍ
بانگاہِ لطف واحساں سوئے من یکرہ ببیں[۶]

یَاسَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ
من کہینہ چاکرم اے سرورِ گیتی ستاں

یَاحِبِّ اِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً
دلبرا از خود تہی وز تو چناں پُر گشتہ ام

فِیْ مُھْجَتِیْ وَمَدَارِکِیْ وَجَنَانِیْ
نیستم جز مہرِ تو اندر دل وجان وروان

مِنْ ذِکْرِ وَجْھِکَ یَاحَدِیْقَۃَ بَھْجَتِیْ
اے مہ عالم فروز اے جنت الفردوس من

لَمْ اَخْلُ فِی لَحْظٍ وَّلَا فِیْ اٰنٍ
یکزماں فارغ نیم از یادِ تو اندر جہاں

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
سوئے تو پرواز کردن آرزو آید مرا

یَالَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ
بال وپر میداشتے اے کاش جانِ ناتواں

اللّٰھم صلّ علی محمد

[۱] دعوے بحجت نشاندن۔ دعوے کو دلائل اور گواہوں سے ثابت کرنا۔ [۲] آگہی شنیدن۔ خبر سننا [۳] پائے پیچیدن۔ نافرمانی کرنا [۴] دیدار۔ چہرہ [۵] کار از پیش بردن۔ کام کو بخوبی سرانجام دینا۔ [۶] یکرہ۔ ایک بار

— بقیہ صفحہ ۳ —

نہیں رہتا۔ اس کے برخلاف قرآن کریم میں تو یہ آتا ہے کہ سب انبیاء پر ایمان لانا ایمان کا ایک ضروری جزو ہے۔ اس میں تقدم وتاخر کا کوئی امتیاز نہیں رکھا گیا۔ بلکہ یہ ثابت ہے کہ آپ کے بعد بھی کم سے کم ایک نبی ابن مریم آئیگا جس پر ایمان لانا ہر زندہ اور بعد کے مسلمان کے لئے ضروری ہوگا۔ احمدیوں اور بعض دوسرے مسلمان کہلانے والے علماء میں صرف اس نبی کی تعیین شخصیت کا اختلاف ہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ نبی کے آنے سے قومیت بدل جاتی ہے۔ تمام نبیوں کے صحیح ماننے والوں کی ایک ہی قومیت ہے۔ اور وہ مسلمان ہے قرآن کریم میں ہر نبی کے ماننے والے کو مسلمان ہی کہا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ ہر نبی دوسرے کی شریعت کو منسوخ کرتا ہے۔ تمام بنی اسرائیل نبیوں کے لئے ایک ہی شریعت تھی جس سے وہ فیصلے کرتے تھے۔ دین میں کسی کے مزعومات کو کوئی دخل نہیں ہے۔ قرآن کریم ایسے مزعومات کو دھکے دیتا ہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ ختم نبوت کے وہ معنے نہ ماننے سے جو شورش صاحب لیتے ہیں احمدی مرتد ہو جاتے ہیں کسی شخص کی رائے حکم نہیں ہے بلکہ قرآن کریم حکم ہے اور قرآن کریم میں کوئی ایسا ایک لفظ بھی نہیں جو ختم نبوت کے اس معنی پر دلالت کرتا ہو جو شورش صاحب یا ان کے ہمنوا لیتے ہیں۔ جو معنی ختم نبوت کے احمدی لیتے ہیں اس میں وہ منفرد نہیں ہیں بلکہ بیسیوں علماء حق جو سب مسلمانوں کے نزدیک مسلّمہ ہیں وہی معنی لیتے ہیں جو احمدی لیتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ علماء کا اختلاف ہے

اور ایک اختلافی مسئلہ کی بناء پر محض سیاسی ملّاؤں کے کہنے پر کسی کو ارتداد کا مرتکب نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

باقی رہا کہ ارتداد کی سزا کیا ہے۔ سو اسلام میں خالص ارتداد کی قطعاً کوئی ایسی سزا نہیں جو کوئی انسانی عدالت دے سکتی ہے

یہ ہم ڈنکے کی چوٹ ثابت کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک دینی مسئلہ ہے اس میں کسی کے مزعومات کو کوئی دخل نہیں۔ قرآن کریم سب پر قاضی ہے اس پر کوئی قاضی نہیں۔

آخر میں شورش صاحب نہایت سادگی سے فرماتے ہیں کہ :-

"چونکہ یہ علماء کا مسئلہ ہے اور راقم الحروف علماء سے نہیں"

ہم پوچھتے ہیں کن علماء کا مسئلہ ہے؟ کیا انہی علماء کا جن کے لفظی نقشے آپ نے بارہا چٹان کے کالموں میں کھینچے ہیں۔ علماء کی طرف رجوع کرنے سے پہلے اپنے دل کو ٹٹولیں۔ اپنے ضمیر کی آواز کو سنیں اور پھر اپنی اور مسلمان اکابر کی تحریروں کا مطالعہ کریں اور پھر ہمیں اشارے ہی سے بتائیں کہ وہ ہے بیٹھا ہوا ایک

عالم حق

"اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا"

پھر کون سے علمائے دین ہیں جن پر خود کفر وارتداد کا فتوے نہیں لگا ہوا؟ احمدیوں کے خلاف فیصلہ کرنے والوں کو پہلے اپنا فیصلہ کرنا ہوگا اور سوچنا ہوگا کہ ؎

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسدؔ
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

روزنامہ الفضل لاہور
۱۰ فروری ۱۹۵۰ء

آسماں بدلا زمیں بدلی نہ بدلی خوئے دوست

(۱)

ہفت روزہ چٹان کی اشاعت ۶ فروری ۱۹۵۰ء میں "قادیانی جماعت اور پاکستان" کے زیر عنوان افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ اس کی تمہید ملاحظہ ہو۔

کئی دنوں سے راقم الحروف کو مختلف دوستوں کی طرف سے خطوط آ رہے ہیں۔ جن میں عموماً یہ سوال کیا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت کے بارے میں راقم کا قلم خاموش کیوں ہے؟ اس سوال کا محرک زیادہ تر احرار دوستوں کا ذہن ہے۔ چونکہ میں ایک مدت تک احرار کے ساتھ رہا ہوں۔ اس لئے ان دوستوں کو چٹان کے صفحات خالی پا کر حیرت سی ہوتی ہے۔ اب ایک خط مولانا غلام غوث سرحدی نے لکھا ہے جس کے متن کا ایک ابتدائی حصہ یہ ہے۔

برادر عزیز شورش سلمہ۔ چٹان باقاعدہ نظر سے گزرتا ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ آپ نے ابھی تک قادیانی طائفہ کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ آپ واحد شخص تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلے قادیانیت کے کاسئہ سر پہ ضرب لگانے کی توفیق بخشی۔ آپ نے جرأت ایمانی کا ثبوت بہم پہونچایا۔ اور قلم و زبان سے اس فرقہ ضالہ کی سرکوبی کی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اب آپ کی نظر اس طرف نہیں گئی۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ آپ کا بے خوف قلم کبھی خاموش نہ رہتا۔ لازم ہے کہ آپ اس مسئلہ میں اپنی روایات کو قائم رکھیں گے اس صورت میں جبکہ آپ عالی ہمی ہیں . . . . قادیانی عقائد پہ احتجاج کر چکے ہیں۔ والسلام

غلام غوث عفی عنہ

جبکہ احرار نے قادیانیت کے خلاف جد(و) جہد کا دوبارہ آغاز کیا ہے۔ دفتر چٹان میں اسی مطلب کے دو چار خط دوسرے یا تیسرے روز ضرور آ جاتے ہیں۔ میں نے جواب میں عموماً چپ سادھے رکھی۔ ظاہر ہے کہ چٹان مذہبی پرچہ نہیں۔ اور زیادہ تر ادبی اور کسی حد تک سیاسی ہے۔ اس قسم کی نزاع کے لئے اور بہت سے میدان اور کئی ایک اخبار موجود ہیں۔ ان میں خود احرار کا اخبار آزاد بھی ہے۔ ادھر زمیندار بھی اس جدوجہد میں کسی سے پیچھے نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ زمیندار نے اب اس سوال پر باقاعدہ تحریک کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور یہ کام اپنے دائرے میں ٹھیک ٹھاک ہو رہا ہے۔" (چٹان ۶ فروری)

ہم اسکو بلا تبصرہ ہی چھوڑتے ہیں۔ صرف اتنا کہنا ہے۔ کہ اس تمہید سے احمدیت کے خلاف جو شورش بپا ہے اس کے پس منظر پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ جو حکومت اور پاکستان کے بہی خواہوں کی راہنمائی کر سکتی ہے۔ اس تمہید کا ایک ایک لفظ قابل غور ہے۔ اور چشم بینا اس سے اس ہنگامہ آرائی کے مقاصد اور اغراض کے متعلق پوری معلومات حاصل کر سکتی ہے۔ جو خاص اس وقت احمدیت کے خلاف کی جا رہی ہے۔

(۲)

ہمارا خیال تھا کہ جناب "شورش کشمیری" صاحب احراریوں سے الگ ہو چکے ہیں۔ مگر تازہ چٹان پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ جہاں آپ نے مذہبی باتوں سے احتراز کا دعوےٰ کیا ہے۔ وہیں احمدیوں سے اس انداز سے پیش آئے ہیں۔ جو ان لوگوں کا خاص انداز ہے۔ وہی کفر و ارتداد و قتل و خونریزی جو اسلام کے پاک و حسین نام کی سخت توہین ہے۔ اور پھر اتنا بھی نہیں سوچا کہ آٹھ کروڑ ٹھیٹھ مسلمانوں میں قلیل التعداد احمدیوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ع

امتحاں ہیں ایک مشت خاک کے

آپ کا مقالہ محض دعاوی کا پلندہ ہے جو تشنہ ثبوت ہیں۔ زمیندار اور آزاد کی طرح محض عوام کے جذبات کو بھڑکانے اور اس بنا پر حکومت کو احمدیوں کے خلاف اکسانے تک محدود ہے اور کچھ بھی نہیں ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کی اجازت ہے۔ مگر اس اجازت کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں۔ رائے کی بنیاد دلائل پر ہونی چاہیئے محض دہشت انگیز بلا ثبوت دعاوی کا نام اظہار رائے نہیں۔

آپ نے احمدیت کے متعلق اپنا عقیدہ چند ضمنوں اور فصلوں میں بیان فرمایا ہے۔ ہم ہر ایک کو لے کر جواب عرض کرتے ہیں

(۱) ہمارے نزدیک جماعت کے پیشوا کا دعوے نبوت درست ہے۔ جو قطعاً ختم نبوت کے منافی نہیں احمدیہ تحریک ہرگز انگریزوں کی سیاسی مصلحتوں کے تحت معرض وجود میں نہیں آئی۔ یہ بے بنیاد افترا ہے اور نہ اب انگریزوں کی مصلحتوں کو پورا کر رہی ہے۔ اس تحریک کے پیش نظر شروع سے اور آج بھی صرف احیاء و تجدید اسلام ہے۔ اور کچھ نہیں:

(۲) احمدیہ جماعت کسی انسان کا سہارا نہیں ڈھونڈتی۔ وہ صرف خدا کے سہارے پر ہے۔ باقی آپ ذرا عام مسلمانوں کی ذہنی ساخت کا تجزیہ فرمائیے تاکہ اس حصہ کا بھی جواب عرض کیا جائے۔ یہ بھی بتائیے کہ مسلمانوں کے کونسے عقیدے ہیں جو ڈانواڈول ہو جاتے ہیں۔

(۳) یہ سراسر افترا ہے ہمیں تمام مسلمانوں سے بے حد ہمدردی ہے۔ اور ہم ان کی بہبودی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ اس کے ہم تحریری ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ ایک ظفر اللہ خان نے ہی اسلامی ممالک کی اتنی خدمت کی ہے کہ سب مسلمان ملک اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ محض حاسدوں کی غلط بیانی کوئی معنے نہیں رکھتی۔ یہ جھوٹا اور بے بنیاد اتہام ہے۔ کہ احمدی کسی اسلامی ملک یا فرد سے دغا پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ ایسی بات کہنا واقعات کو جھٹلانا اور حقیقت کے خلاف ہے۔

پھر جناب شورش کاشمیری فرماتے ہیں کہ "سوال پیدا ہوتا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس سے مقابلہ یا مجادلہ کی کونسی صورت صحیح ہے۔" اس سوال کا ایک جواب تو یہ ہے کہ مقابلہ اور مجادلہ کا خیال ترک کر کے احمدیت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ تو پاکستان اور اسلام دونوں کے لئے زیادہ مفید ہوگا۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو مسلمان علماء کو چاہیئے کہ وہ احمدیوں کو احمدیوں کے ہتھیار ہی سے شکست دیں۔ یعنی ان کی طرح تبلیغی ادارے قائم کریں۔ ان کی طرح مبلغ دوسرے ممالک میں بھیجیں۔ ان کی طرح قرآن کریم کی اشاعت مختلف زبانوں میں کریں۔ اور اسلام کی تعلیم غیر مسلموں میں پھیلائیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک عملی چیز ہے۔ محض زبانی جمع خرچ سے کوئی فائدہ نہیں۔ اور نہ ہنگامے بپا کرنے سے۔ مقابلہ تو کام میں ہونا چاہیئے۔ دو بدو مقابلہ بازی کا تو الٹا نقصان ہی ہوگا۔ دونوں طرف کی طاقتیں زائل ہونگی۔ باقی ضمن وار حسب ذیل جواب عرض ہے۔

(۱) آپ کی اس بات کی ہم بھی تائید کرتے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اس سے بہت اعلےٰ و ارفع ہے۔ کہ کسی نبی کو خواہ کوئی ہو آپ کے مقابل پیش کیا جائے۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خود فرماتے ہیں ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(۲) یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ جماعت احمدیہ نبوت اور خلافت کا سوانگ رچاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے اور اصل اسلام ہے۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دوبارہ قیام کی پیشگوئی سب مسلمانوں کے نزدیک مسلمہ ہے۔ باقی یہ احساس کمتری کا نتیجہ ہے کہ آپ حکومت کی استمداد کرتے ہیں۔

(۳) اس کا جواب ۲ میں آ چکا ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ اسلام کہیں بھی افراد کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ بیشک یہ مسئلہ قانون کے متعلق ہے۔ مگر اسلامی قانون کے متعلق ہے۔ اسلامی قانون کسی سیاسی ملا کا قانون نہیں۔ بلکہ وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی کتاب اور سنت رسول اللہ میں ہے۔

حقیقی اسلامی قانون کو صرف خلیفہ برحق ہی نافذ کر سکتا ہے۔ تو کس نادان نے خلافت کی قبا چاک کر دی ہوئی ہے۔ اب خلافت علیٰ منہاج نبوت ہی قائم ہو کر اسکو نافذ کر سکتی ہے۔ ہاں جب تک ایسی خلافت قائم نہ ہو۔ اسلامی قانون کے نمونہ پر قانون بنایا جا سکتا ہے لیکن چونکہ بہت سے فقہی اختلافات پیدا ہو چکے ہوئے ہیں۔ ایسا قانون بنانے میں سخت احتیاط لازمی ہے۔ ہم یہاں تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ مگر کوئی ایسا قانون نافذ نہیں ہو سکتا۔ جو نہ قرآن کریم سے ثابت ہو اور نہ سنت رسول اللہ سے اور نہ آثار سے۔ محض سیاسی ملاؤں کی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اللہ تعالےٰ کا دین کوئی سیاسی اشتعال انگیز ملاؤں کا کھیل نہیں ہے۔

آپ کی یہ سراسر گمراہی ہوگی اگر آپ حکومت کے اس فیصلہ کو کہ احمدی اسلام کے پابند ہیں گمراہی پر مبنی خیال کریں گے۔ کیونکہ احمدی اپنے آپ کو حقیقی اسلام کا جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہے پابند سمجھتے ہیں۔ ہم اسلام کے کلمہ

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

پھر نہ صرف زبان سے بلکہ بہ تصدیق قلب ایمان رکھتے ہیں۔ خواہ تمام دنیا کے سیاسی ملاؤں کی کچھ بھی رائے ہو کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت سوائے اس کے اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ کہ احمدی مسلمان ہیں

باقی رہی یہ بات کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کو ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں۔ تو اس کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ نہ قرآن کریم میں اور نہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے بعد نبی کی آمد کا قائل مسلمان

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

زندہ رسول

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

جب قوموں پر روحانی انحطاط کا دور آتا ہے۔ تو وہ صحیح عقائد کی بجائے اوہام و وساوس میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ زندہ نشانات کی بجائے پرانے قصوں پر ان کا دارومدار ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ۔ اسکی کتاب و شریعت۔ اور اس کے رسول کے متعلق غلط خیالات رواج پا جاتے ہیں۔ تب آئندہ آنے والے فرستادہ حق کا اولین فرض ہوتا ہے۔ کہ قوم سے ان کے غلط خیالات کو دور کرے۔ اللہ تعالیٰ کی تازہ تجلیات سے اس کے زندہ خدا ہونے کا ثبوت پیش کرے۔ شریعت اور رسول کے اصل مقام کو واضح کرے۔ اپنے اپنے زمانہ میں ہر نبی نے اس فرض کو ادا کیا ہے۔ اور اپنی قوم کی ان غلطیوں کا ازالہ فرمایا ہے۔

ہمارے اس زمانہ میں پرانی قوموں کے علاوہ مسلمانوں میں بھی ایسے خیالات پھیل گئے تھے۔ جن کی موجودگی میں ہر شخص کو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق حدیث نبویؐ میں خبر دی گئی تھی۔ کہ اس وقت اسلام کا صرف نام اور قرآن پاک کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ اور علماء کی حالت نہایت ابتر ہو جائے گی۔ اس زمانہ کے غلط خیالات اور نادرست عقائد کی اصلاح کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت مقدر تھی۔ مسلمان دہریت زدہ قوموں کی دیکھا دیکھی خیال کرنے لگے تھے۔ کہ خدا کا کلام اور اسکی وحی ایک قصہ پارینہ ہے۔ اب خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ مسلمان وسوسہ انداز لوگوں کے زیر اثر یہ اعتقاد رکھنے لگ گئے تھے۔ کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات منسوخ ہیں۔ اس کی آیات میں ترتیب نہیں۔ اس کے بعض حصے انسانی فہم سے بالا ہیں۔ اس سے نئے معارف و حقائق نہیں نکل سکتے۔ پھر مسلمان عیسائیت کے اثر کے نیچے یہ بھی کہنے لگ پڑے تھے۔ کہ سب نبیوں میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو فوت ہو گئے ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آنے والا مسیح موعود مسلمانوں اور دوسری قوموں کو حقیقی اسلام پر جمع کرنے کے لئے زندہ خدا۔ زندہ کتاب اور زندہ رسول سے روشناس کراتا۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیانات۔ آپ کے دعاوی۔ آپ کی تصریحات اور تعلیمات پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی بعثت اسی مقصد کے لئے تھی۔ اور آپ نے اس مقصد کو بطریق احسن پورا فرمایا ہے۔

احمدیت اللہ تعالیٰ کو زندہ اور ہمیشہ کے لئے متکلم مانتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں سے ہر زمانہ میں کلام کرتا ہے۔ یہی عقیدہ ہے۔ جس پر احمدیت کی بنیاد ہے۔ پھر احمدیت کا اعتقاد ہے۔ کہ قرآن مجید ایک محکم۔ باترتیب اور ناقابل نسخ کتاب ہے۔ وہ آج بھی عارفوں کے لئے ایک کھلی اور زندہ کتاب ہے۔ اس کے موتی اور جواہر کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ پھر بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ جملہ انبیاء وفات پا گئے۔ ان کی روحانی تاثیرات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ صرف ایک نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں۔ اور آپؐ کی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیر ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ احمدیہ عقیدہ کی رو سے زندہ رسول حضرت خاتم النبیین محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ زندہ کتاب قرآن مجید ہے۔ اور زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں۔ جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے۔ کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ ۳۰-۳۱ تقطیع خورد)

(ب) "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی، وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے۔ جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و صفحہ ۱۱۶)

احمدیت کا یہی وہ امتیازی عقیدہ ہے۔ جس پر "تاریکی کے فرزند شور مچا رہے ہیں۔ اور اس پاک تحریک کو کچلنے کے ارادوں سے اٹھتے" اور بار بار گرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ دنیا کی نجات اور قلوب کی پاکیزگی بجز اس عقیدہ کے ممکن نہیں۔ کہ زندہ خدا اب بھی اپنے نیک بندوں سے بولتا ہے اور قرآن مجید اسکی زندہ شریعت ہے۔ جس کی پیروی انسان کو خدا رسیدہ بناتی ہے۔ اور ہمارے سید و مولیٰ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ رسول ہیں۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع اور آپ سے کامل عشق ہی دل کو صیقل کرتا۔ اور مردہ قلوب کو زندگی بخشتا ہے۔ یہ وہ جادۂ استقامت ہے۔ جس پر احمدیت قائم ہے۔ اور جس کی منادی احمدی افراد دنیا کے کناروں تک کر رہے ہیں۔ شیطان اس اشاعتِ حق پر سیخ پا ہو رہا ہے۔ اور اپنے اتباع کو سکھاتا ہے۔ کہ تم جھوٹ موٹ عوام میں پھیلا دو۔ اخباروں میں شائع کر دو۔ کہ احمدی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کو اب باقی نہیں سمجھتے۔ شیطان کا یہ مکر دیرپا نہیں۔ اللہ اصدق الصادقین فرماتا ہے۔ ان کید الشیطان کان ضعیفا۔ ہمارا اعلان ہے کہ احمدیت زندہ خدا کو مانتی اور قرآن مجید کو زندہ کتاب یقین کرتی ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زندہ رسول ہونے پر ایمان رکھتی ہے۔ تمام احمدی اسی ایمان پر قائم ہیں۔ اور اسی پر مریں گے ؎

بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کارکن کے لئے تین ضروری صفات

اس امر کا ذکر تھا۔ کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاویں۔ جو مختلف شہروں اور گاؤں میں جا کر وعظ بھی کریں۔ اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے بھی جمع کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں۔ وہ اس لائق نہیں ہوتا۔ کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جاوے۔ اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت۔ محنت۔ علم جب تک کہ یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں۔ تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو۔ لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے۔ محنت بھی کرتا ہے۔ دیانتدار نہیں۔ تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں۔ اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے۔ اور دیانتدار بھی ہے۔ مگر محنت نہیں کرتا۔ تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا۔ کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے۔ وہ کبھی ناگوار نہیں گزرتا۔ خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو۔ کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جاوے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے۔ اس میں کوئی اسراف نہیں۔" (بدر ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء) (مرسلہ محمد ابراہیم بقاپوری ۱۰۲ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور)

درخواست دعا

مکرم و محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا وجود وہاں کی جماعت کے لئے نہایت مفید وجود ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق دے۔ (محمد سعید انصاری مبلغ اسلام بورنیو)

میری مرحومہ بیوی

(از حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب درویش قادیان)

میری اہلیہ فاطمہ بیگم مرزا امام بیگ صاحب مرحوم ساکن پٹی کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھیں۔ ۱۴ سال کی عمر میں ان کی پہلی شادی لاہور کے ایک مغل خاندان میں ہوئی۔ اس شادی سے ان کی اولاد صرف ایک لڑکی اور ایک مولود مسعود مرزا برکت علی بیگ صاحب تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لڑکی تو فوت ہو گئی۔ لیکن مرزا برکت علی صاحب مذکور اب تک اپنی سعادت میں معروف اپنے اہل میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جب ۱۰ سال مرحومہ کی بیوگی کے بیت گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے دوسرے ازدواج کی تولید کے لئے ان کا رشتہ مجھ سے (ہاں مجھ نو مسلم سے) وابستہ کر دیا۔ مرزا افضل بیگ صاحب وکیل ان کے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ جن کی طفیل یہ رشتہ میرے حصہ میں آیا۔ مرزا صاحب میری مرحومہ بیوی کے بھائی تھے لیکن سوتیلے۔ مگر آپ نے باوجود سخت خاندانی مخالفت کے جب کہ پٹی میں دوسری شادی کو سخت مقبوح اور ناک کٹنے کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ پھر مغلوں سے باہر شادی کرنا گویا دوسری خاندانی نازیبا حرکت تھی۔ یہ رشتہ بزور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت کروا ہی دیا۔ مرزا صاحب کو سخت دقتیں پیش آئیں۔ ادھر خاندانی مخالفتیں ادھر میری عدم توجہی ایک عرصہ تک آپ کو تکلیف دیتی رہی۔ لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی سعی کو بار آور کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے یہ رشتہ منظور کرنے پر آمادہ کر لیا۔ آپ کا منشا رہا تھا۔ اور حکمیہ تھا۔ اس لئے باوجود کچھ عذرات کے جو مجھے زیادہ تر عمر کے متعلق تھے۔ میرے استخارہ نے بھی صاف کر دیئے۔ اس رشتہ پر اور پھر اس رخصتانہ پر اس کی تیاری وغیرہ کے لئے میرا ایک حبہ تک بھی خرچ نہیں ہوا۔ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طفیل تمام کا تمام کام بخوبی سر انجام ہوا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہم نے اپنا مکان بھی بسیرے کے لئے دے دیا۔ اور میں متاہل ہو کر اللہ تعالیٰ اور بزرگ ہستیوں کے احسان سے موجب تشکر و امتنان ہوا۔ مرحومہ سے میرے ہاں پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے ہوئے۔ چھوٹے لڑکے محمود احمد سے ان کو بڑی محبت تھی۔ اس کی وفات سے جب کہ وہ نو دس سال کا تھا۔ بڑا صدمہ ہوا۔ اور اس کے بعد شکستہ ہی زندگی بسر کی۔ اولاد کی تربیت میں جو دو دو ڈھائی ڈھائی سال کے وقفہ سے ہوتی رہی۔ بہ سبب غذا کی قلت کے ان کی اور بھی کمزوری بڑھتی رہی۔ جس محبت سے مرحومہ نے اولاد کو پالا ہے۔ اگر مخلوق خدا کی شفقت سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ تو میرے خیال میں انہیں وافر حصہ اللہ تعالیٰ کے رحم کا اس خدمت کے صلہ میں ضرور ملے گا۔ میں نے جب کبھی کہا۔ کہ میری اولاد ہے۔ تو مسکرا کر کہہ دیا کرتی تھیں۔ کہ تم نے تو پانچ منٹ کے لئے بھی کسی کو گود میں نہیں لیا۔ تمہاری اولاد کیسے ہوئی؟ میں نے کبھی ان کو کسی بچے کو مارتے یا جھڑکتے نہیں دیکھا۔ اور یہ بالکل درست اور بالکل صحیح ہے۔ کبھی کبھی صرف میرے ڈر سے ان کو تنبیہہ کر دیا کرتی تھیں۔ گھر کا سب کام بچوں کی سنبھال میرے حقوق کی نگہداشت یہ سب خود اکیلے ان کو کرنے پڑتے تھے۔ جن کو (جزاھا اللہ فی الدارین خیراً) آخر عمر تک بڑے اخلاص اور بڑی ہمدردی سے نباہا۔ صرف مرحومہ کو (اپنی اپنی سعادت ہوتی ہے) ان کے والد صاحب نے خود اچھی طرح تعلیم دی تھی یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی سب بہنوں سے زیادہ سلیقہ شعار اور صائب الرائے تھیں۔ ان کے والد صاحب متمول اور معقول پنشن دار تھے۔ مگر میرے ہاں جس عزت سے انہوں نے میرے ساتھ زندگی کے ایام شکریہ سے بسر کئے اور میری حدت طبع کی برداشت جس تحمل سے انہوں نے کی۔ ان کا معاوضہ میں ان کو کچھ نہیں دے سکا۔ جب کبھی میں نے غلطی کے ساتھ ان سے سختی کی۔ تو اللہ تعالےٰ کو وہ بہت ناپسند آئی۔ اور مجھ کو کئی بار خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزنش بھی اس ناروا سلوک پر کی گئی۔ وہ ارحم الراحمین ہی عفو سے کام لے۔ ورنہ ان کا میں مجرم ضرور ہوں۔ رشتہ داروں کے ساتھ اگر میں کبھی برسر سخت ہوا تو مرحومہ نے ہی مجھ کو بارہا ٹھنڈا کیا۔ اور یہ احسان بھی ان کا فراموش ہونے کے قابل نہیں ہے۔ نمازوں کی پابند تھیں۔ اور وظیفہ بھی کرتی رہتی تھیں۔ چندوں میں حصہ لیتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ خاندان نبوت سے ان کو بڑی محبت تھی۔ اور ہر فرد کی عزت ان کے دل میں گھر کئے ہوئے تھی۔ اب میرے قادیان آنے پر وہ افسردہ ہوئیں۔ لیکن حضرت صاحب کی منشاء کو بیان کرنے سے زندہ دل ہو گئیں۔ اور مجھے خوشی خوشی رخصت کیا۔ مرحومہ کو ذمے کے دورے چھوٹے لڑکے کی وفات کے بعد سے شروع ہو گئے تھے۔ گو ان کے پہلے سرتاج مرض سل میں مبتلا ہونے کے باعث کچھ بیماری کا حصہ ان کے لئے بھی چھوڑ گئے۔ اور وہ ان کو دکھ دیتا رہا۔ مرحومہ کے والد مرزا صاحب کو ہر چند لوگوں نے آگاہ کیا۔ کہ لڑکا بیمار ہے۔ لڑکی کو کنویں میں دھکا نہ دیں۔ لیکن شرفاء کو زبان کا پاس زیادہ ہوتا ہے۔ آپ نے جانتے بوجھتے رخصتانہ کر دیا۔ معذرات میں ایسا ہی ہوا۔ میں معاشرت اور معیشت کے لحاظ سے انصاف کی بات ہے مرحومہ پر ساری عمر بار ہی رہا۔ ان کے دم واپسیں کے وقت اگر میں ان کے پاس ہوتا۔ تو ضرور رو کر ان سے عفو کی درخواست کرتا۔ لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا۔ میرا سلوک ان سے وہی رہا۔ جو میں ذکر کر چکا ہوں۔ اب تلافی کی صورت یہی ہے۔ کہ میرے محسن بزرگ اور میرے دوست مجھ پر اپنی دعاؤں سے احسان فرمائیں جہاں انہوں نے اس موقعہ پر مرحومہ کے ساتھ دعاؤں کے ذریعہ احسان کیا ہے مجھ خطاکار کو بھی نہ بھولیں کتنی حسرت ہے کہ میں نے اپنا یہ سلوک عملی رنگ میں ساری عمر ان کے ساتھ جاری رکھا۔ اور یہ وقت بیت گیا۔ رہا یہ کہ میں ان کے لئے دعائیں کرتا رہوں۔ سو یہ مولیٰ کریم کے کرم پر موقوف ہے۔ قبول فرمائیں گے تو قیامت کو میں سرخرو ہونے کے قابل ہو سکوں گا۔ ورنہ بظاہر رسوائی کے سوا اور کیا ہو گا۔ میں ان کے ہاتھ میں ہوں جو چاہیں سلوک فرمائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں سب ہمدرد محسنین کی ہمدردی کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین اور اپنی رضا سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ اور حامی و ناصر رہے۔ فرداً فرداً سب کو خط کے لکھنے سے موجودہ حالت میں معذور ہوں۔ اس لئے میں تحریر کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

(از قلم بھائی عبد الرحیم خادم مسجد مبارک قادیان
گورداسپور ۳ فروری سنہ ۱۹۵۰ء)

تبلیغ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

"ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ ابھی تک ہماری جماعت میں یہ احساس پوری طرح پیدا نہیں ہوا۔ ہر دل دکھیا نہیں ہر دل میں اسلام کی وہ محبت پائی نہیں جاتی۔ جو انسان کو دیوانہ اور مجنوں بنا دیتی ہے۔ ہزاروں انسان ایسے ہیں۔ جن کے باپ جن کی مائیں جن کے بھائی۔ جن کی بہنیں جن کے چچا جن کے بھتیجے۔ جن کے ماموں جن کے بھانجے اور جن کے دوسرے کئی رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ وہ ان سے ملتے جلتے ہیں۔ وہ ان سے ہر طرح کے تعلقات رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ ان کو بھی احمدی بنائیں۔ بے شک وہ اتنا کر لیتے ہیں۔ کہ جب مجھ سے ملتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ آپ دعا کریں کہ ہمارا باپ احمدی ہو جائے۔ ہماری والدہ احمدی ہو جائے۔ ہمارا بھائی احمدی ہو جائے۔ ہماری بہن احمدی ہو جائے۔ ہمارا فلاں رشتہ دار احمدی ہو جائے۔ مگر یہ رسمی بات تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر واقع میں ان کے دلوں میں درد ہوتا۔ کہ وہ کیوں ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اپنے اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے۔ اور کہتے یا ہم مر جائیں گے اور یا آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے۔ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے۔ ہم اس وقت تک پانی نہیں پئیں گے۔ جب تک آپ ہم سے کھل کر باتیں نہ کر لیں۔ اور ہم پر یہ ثابت نہ کر دیں۔ کہ ہم ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور یا پھر آپ نہ مان لیں کہ ہم سچائی پر ہیں۔ اور آپ ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ ہم اس وقت تک یہاں سے ملیں گے نہیں جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور جب تک ہم پھر مل کر ایک نہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ دکھ اور رو رو تڑپا رہا ہے کہ ہم اور طرف جا رہے ہیں۔ اب فیصلہ اسی طرح ہو گا۔ کہ یا آپ ہم پر ہماری غلطی ثابت کر دیں یا ہم آپ پر آپ کے عقائد کی غلطی ثابت کر دیتے ہیں۔ پھر جس کی بھی غلطی ثابت ہو جائے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے کی بات مان لے تاکہ یہ اختلاف دور ہو۔ اور ہم پھر ایک دوسرے سے مل جائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر اس رنگ میں سب احمدی اپنے اپنے رشتہ داروں کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور کہیں کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ یا ہم مر جائیں گے۔ یا آپ سے ہدایت منوا کر رہیں گے۔ تو وہی لوگ جو تمسخر کیا کرتے ہیں۔ جو ہنسی اور مذاق سے کام لیا کرتے ہیں۔ جو گالیوں اور بدزبانیوں پر اتر آتے ہیں۔ سنجیدگی سے باتیں کرنے لگ جائیں گے۔ اور چند دنوں میں ہی سچائی کو قبول کر کے اسلام اور احمدیت میں شامل ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر سو میں سے ایک میں بھی یہ درد ہوتا اگر سو میں سے ایک میں بھی یہ جنون ہوتا۔ تو سو غیر احمدیوں میں سے پچاس اب تک احمدیت کو قبول کر چکے ہوتے اور ہماری جماعت کی تعداد پانچ لاکھ نہ رہتی۔ بلکہ اب تک وہ پچاس لاکھ سے بھی متجاوز ہو چکی ہوتی۔ کیونکہ ہر آدمی کے دس بیس پچاس سو رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کو آسانی سے تبلیغ کر سکتا ہے۔ بہرحال اب وقت آ گیا ہے۔ کہ جماعت تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ کرے۔"

"میں جماعتوں کو ایک دفعہ پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شخص سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد لیا جائے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔"

فارم وعدہ بیعت تمام جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو پُر کر کے جلد از جلد واپس بھجوائے جائیں۔ اگر کسی جماعت میں فارم نہ پہنچا ہو۔ تو دفتر بیعت سے طلب فرمایا جائے۔ (انچارج بیعت ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خطاب کیا کریں:-

سحری اور دعائے استغفار

(از مکرم مصلح الدین احمد صاحب ڈرائیور رابچکی از پشاور)

خدا تعالےٰ نے ہمیشہ سے معمورۂ دنیا میں عابد و معبود کے رشتہ کو دعا کے ذریعہ سے قائم کرکے انی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ کبھی نوح کے نوحوں کی دستک پر اس نے باب قبولیت کو وا کرکے دادرسی فرمائی ہے۔ کبھی ابراہیم خلیل کے آنسوؤں کو دیکھکر اس نے بھڑکتی ہوئی چتاؤں کو ٹھنڈا کیا ہے۔ کبھی موسیٰ عمران کی فریادوں پر اس نے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو پایاب بنایا ہے۔ کبھی رسولِ عربی کی مناجاتوں پر اس نے منہ مانگی مرادیں عنایت کی ہیں۔ کبھی مسیحِ قادیانی کی التجاؤں پر اس نے فیضانِ ازلی کو جاری کر دکھایا ہے۔ غرضیکہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نالہ و شیون نہیں ہے جسے بے بسی کے لرزتے ہوئے ہونٹوں اور عبودیت کی ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں نے خدا کے حضور پیش کیا ہو اور پذیرائی سے بے نصیب رہا ہو۔

البتہ وہ لوگ جن کی طبیعت میں عجلت پسندی اور شتاب کاری کا مود پایا جاتا ہے۔ بسا اوقات مشیتِ ایزدی کے اشاروں کو نہ سمجھا سکتے ہوئے بدگمانی پر اتر آتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک تو ان کی کری کرائی محنت اکارت چلی جاتی ہے اور دوسرے وہ دعا جسے انہوں نے ادھورا چھوڑ دیا ہوتا ہے۔ کوئی اثر پیدا نہیں کرتی۔ پس دعا کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ "جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جائے" یہ امر نہایت ضروری ہے کہ انسان استقلال و استقامت کے ساتھ اس دعا کے پیچھے اس طرح پڑے کہ سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالےٰ نے ایسے انہماک کو والغادقات غوقا کے لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

پھر جیسا کہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ دعا کی جملہ شرائط میں شعار اللہ مقامات کی موت کو ایک خاص دخل حاصل ہے۔ ایسا ہی تجربہ سے یہ بات بھی ثابت ہے۔ کہ بعض دعاؤں کو بعض اوقات کے ساتھ گہرا لگاؤ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی حدیثوں میں سحری کے وقت کے ساتھ استغفار کی دعا کو وابستہ کرکے مسلمانوں کو عام تلقین فرمائی ہے کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدا تعالیٰ سے بیش از بیش انعامات واکرامات کو حاصل کریں۔

کیونکہ ایسی گھڑی جس میں انسان دنیا ومافیہا سے ذرا سا کھینچکر اپنے اعمال کے محاسبہ و مراقبہ کی دھونی رماتا ہے۔ یقیناً دن کے دوسرے حصوں میں میسر نہیں آتی۔

ایک فارسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

خونابۂ دل خور کہ شرابے بہ ازیں نیست
دنداں بہ جگر نہ کہ کبابے بہ ازیں نیست
در کنز و ہدایہ نتواں یافت خدا را
دل نسخۂ عشق است کتابے بہ ازیں نیست

پس ایسی نیک ساعت جس میں کہ خدا اور اسکے بندے کے درمیان یہ دنیاوی علائق اور نفسانی دھندے آڑے نہیں آتے۔ انسان کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ وہی نسخہ اور دعا استعمال کرے جسے معالج ازلی کی بیاض خاص یعنی قرآن مجید نے بیان کیا ہو۔ کیونکہ موقعہ و محل کی نزاکت کے پیش نظر انسان کے لئے جو مناسب چیز خالق فطرت تجویز کر سکتا ہے۔ وہ خود انسان اپنے لئے تجویز نہیں کر سکتا۔ استغفار کی دعا میں چونکہ انسان اللہ تعالےٰ سے اپنی ان کوتاہیوں اور گناہوں کی تلافی چاہتا ہے۔ جو رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کی طرح اس کی زندگی پر چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسلئے اس دعا کے لئے وہی وقت مناسب ہو سکتا ہے جس میں کشاکش روزگار اور حوادث زندگی کی پوری پوری تمثیل موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں کئی ایک مواقع پر جہاں دعائے استغفار کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ بعض ایسے تلازمات کا ذکر بھی فرمایا ہے جن کے فقدان سے انسان کی زندگی کوئی روشن زندگی نہیں رہتی۔ چنانچہ سورہ ھود اور سورہ نوح میں ایسی آیات جن میں خدا تعالیٰ نے مرض و علاج کو اکٹھا بیان کیا ہے۔ اس امر کی واضح دلیل ہیں۔

درخواست دعا

زبیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالمنان
جودھامل بلڈنگ لاہور

انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

نوٹ: مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ر اپریل ۱۹۵۰ء تک منظور کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعتہائے احمدیہ نوٹ فرما لیں۔ اور سابقہ عہدیداران سے چارج لے کر کام شروع کر دیں۔ اور دو ہفتہ کے اندر اندر چارج لینے کی اطلاع نظارت علیا میں بھجوا دیں (نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت	عہدہ	عہدیداران
چک ۱۱۷ چہور ضلع شیخوپورہ	پریذیڈنٹ	چوہدری رحیم بخش صاحب
	سیکرٹری امور عامہ	" منظور حسین صاحب
	سیکرٹری تبلیغ	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد
	" مال	قریشی بشیر حسین صاحب
	معاون " مال	صوفی غلام محمد صاحب
	" تعلیم و تربیت	بابو احمد حسین صاحب
ہڈالی ضلع شاہپور	پریذیڈنٹ	ملک محمد افضل صاحب سٹیشن ماسٹر
	سیکرٹری مال	فضل الرحمن صاحب B.A.B.T انگلش ٹیچر مڈل سکول
	" تبلیغ	ملک نصر اللہ خانصاحب مدرس مڈل سکول
احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	صدر	منشی عبدالخالق صاحب
	نائب "	مولوی ظہور حسین صاحب جامعہ احمدیہ
	سیکرٹری تبلیغ	قریشی محمد نذیر احمد صاحب ملتانی " "
	" تعلیم و تربیت	حکیم محمد عبداللہ صاحب دوکاندار
	" مال	بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ
	" ضیافت	چوہدری علی شیر صاحب غوث گڑھی
	" وصایا	حافظ شفیق احمد صاحب
	آڈیٹر	چوہدری میاں خاں صاحب
دھیرکے کلاں ضلع گجرات	سیکرٹری مال	منشی غلام حیدر صاحب
مس اوباڑہ ضلع لاڑکانہ سندھ	پریذیڈنٹ	اللہ جوڑیا صاحب
	سیکرٹری مال و جنرل	مرزا فتح محمد صاحب
	" تبلیغ	ملک امیر احمد صاحب
	" امور عامہ	خان فضل محمد خان صاحب
	" تعلیم و تربیت	میاں فیروز الدین صاحب
کوٹ مومن ضلع سرگودھا	پریذیڈنٹ	میاں رشید محمد صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب مرحوم نمبردار

نام جماعت	عہدہ	عہدیداران
لنڈن (انگلینڈ)	جنرل سیکرٹری	قریشی مقبول احمد صاحب
	سکرٹری مال	مسٹر عارف نعیم صاحب
	نائب " مال	مسز سٹن (MRS. SUTTON)
	سیکرٹری ضیافت	عبدالوہاب خاں صاحب
	نائب " "	مسز آرنلڈ (MRS. ARNOLD)
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	میر عبدالسلام صاحب
	وقار عمل	مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی
	آڈیٹر	ڈاکٹر ہیجر محمد رمضان صاحب
شیخوپورہ	محاسب	منشی احمد علی صاحب
کراچی	آڈیٹر	بابو اللہ داد صاحب
	سیکرٹری رشتہ ناطہ	ڈپٹی محمد حسن صاحب
چک ۲۵۴ گ ب لنڈیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور	پریذیڈنٹ	فضل الدین صاحب بنگوی
	سکرٹری مال	" "
	محصل ۱	میاں غلام محمد صاحب
	محصل ۲	میاں عنایت اللہ صاحب
کھنڈو پوٹھو ڈاکخانہ وارہ ضلع لاڑکانہ سندھ	پریذیڈنٹ	ماسٹر محمد انور صاحب
خانپور ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور	پریذیڈنٹ	خان عبدالمجید خانصاحب کپور تھلوی
	سیکرٹری مال	ملک عبدالرحیم صاحب آف قادیان
چاندپور P.O منگو تارڑ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ	پریذیڈنٹ	حکیم محمد علی صاحب C/O مولوی اسد اللہ صاحب ظفر مبلغ
	سیکرٹری مال	چوہدری سردار احمد خان صاحب
	" تعلیم و تربیت	میاں محمد یوسف صاحب
	" وصایا	حکیم محمد علی صاحب
	امام الصلوٰۃ	میاں محمد اسمٰعیل صاحب

نام جماعت	عہدہ	عہدیداران
پکا 5.0 کانڈیوالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	پریذیڈنٹ جنرل سکرٹری امین سکرٹری تبلیغ	ملک تاج حسین صاحب میاں احمد بخش صاحب " میاں سجادہ صاحب
چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	منشی بشیر احمد صاحب
پربت پور 5.0 نیوٹن بازار ضلع دیناپور مشرقی پاکستان	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " تعلیم و تربیت " تبلیغ	کیپٹن ابوالحسین صاحب ایل ایم الیف محمد تاج علی صاحب محمد منیر احمد صاحب محمد منیر احمد صاحب

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

احباب ہندوستان کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ بک ڈپو قادیان میں کتب تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و بزرگان و علماء سلسلہ قیمتاً مل سکتی ہیں۔ جو دوست کتب خریدنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (منیجر احمدیہ بک ڈپو محلہ احمدیہ قادیان)

درخواست دُعا

اخویم مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ اے ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں (بشارت الرحمٰن ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ضرورت ہے

ایک نہایت ہوشیار۔ دیانتدار۔ محنتی کلرک کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو۔ حساب کتاب اکونٹس سمجھتا ہو۔ اور باقاعدہ رکھ سکتا ہو۔ ایک اوسط درجہ کے کاروبار کو سنبھال سکتا ہو۔ ذمہ دار ہو۔ کاروباری تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست اپنے ہاتھ سے انگریزی لکھی ہوئی بھیجیں۔ کم از کم تنخواہ جو درکار ہو لکھیں۔

م۔ ب۔ الف
معرفت
الفضل لاہور

لائلپور میں احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن کا قیام

ہم جملہ احمدی طلبہ ایگریکلچرل کالج و گورنمنٹ کالج لائلپور نے اپنی تنظیم احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے نام سے قائم کی ہے۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں خدام کو تنبیہہ کی۔ اور ہمیں اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی تو ہم نے ایک نئی روح کے ساتھ ارادہ کیا کہ ہم اپنے فرائض کو بہتر سے بہتر طور پر ادا کرنے کے لئے اب ہوشیار ہو کر کام کریں۔ چنانچہ ہم چالیس طلباء نے ایسوسی ایشن بناتے وقت مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد طے کئے۔ (۱) تبلیغی مساعی (۲) ماہوار چندہ جو ۸ ربی کس (۳) مطالعہ کتب سلسلہ (۴) پڑھائی یعنی تعلیم میں ایک دوسرے کی مدد (۵) دینی کتب کے امتحانات میں شرکت (۶) دینی تربیت (۷) مرکز سے وابستگی۔ اور جماعتی نظام کی احسن طور پر پابندی کرنا

عہدیداران

نگران اعلیٰ۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر وکیل امیر جماعت لائل پور

نگران پریذیڈنٹ ملاحظہ آغا عبد اللطیف صاحب پروفیسر آف انٹوموجی زراعتی کالج۔

صدر ۔ عرفان نور الحق بی۔ ایس سی طالب علم زراعتی کالج
سکرٹری۔ نصیر احمد خان II ایئر گورنمنٹ کالج
جائنٹ۔ عبد الحمید I " زراعتی کالج
فنانشل۔ محمد اشرف خان III "
جائنٹ فنانشل سیکرٹری۔ حمید احمد " گورنمنٹ کالج
ان کے علاوہ ظفر اقبال II "
اور محمد احمد حامی IV " زراعتی کالج کو
بھی مجلس عاملہ میں شامل کیا گیا۔

ہم بزرگان سلسلہ خاص طور پر صحابہ کرام مسیح موعود سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں کو عملی جامہ پہنائے۔

خاکسار عرفان نور الحق طالب علم بی۔ ایس سی ایگریکلچر، لائل پور

جنگی تیاریوں کے متعلق نئی افواہیں

نیویارک ۹ رفروری۔ امریکی صیہونی مشرق وسطیٰ میں جنگ کے متعلق نئی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ اس طرح کی خالفت کرنے والی خبریں پھیلائی جا رہی ہیں کہ عنقریب" اسرائیل کے خلاف جنگ کا دوسرا دور شروع کرنے والے ہیں۔"

کل ایک صیہونی اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے نمائندہ ڈولنگر نے محکمہ خارجہ پر یہ الزام عائد کیا کہ وہ " اپنی بے عملی سے اسرائیل کے دشمنوں کی امداد کر رہے تھے" اور کہا کہ امریکہ کے یہودی خاموشی کے ساتھ صیہونی ریاست کے خلاف حملہ اور تباہی کی سازشوں کا تماشا نہیں دیکھیں گے۔ (راسٹار)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور

سائنٹفک طریقے سے شہد کی مکھیاں پالنے کا ایک مہینے کا عملی کورس ۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ کلاس ۱۵ طلبا کی ہوگی۔ ۶ جگہیں پنجاب کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں یا نمائندوں کے لئے وقف ہیں۔ پنجاب کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ممبروں کی درخواستیں رجسٹرار صاحب کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کی معرفت بھیجنی چاہئیں۔ پنجابی طلبا کے علاوہ باقی تمام طلبا کو اپنی درخواستیں پنجاب گورنمنٹ کو اپنی اپنی گورنمنٹ کی معرفت بھیجنی چاہئیں داخلہ کے لئے قابلیت کا معیار انگریزی پڑھ لکھ سکنا ہے۔ داخلہ کیلئے درخواستیں ۱م مارچ ۵۰ء تک پرنسپل صاحب کو پہنچ جانی چاہئیں۔ تمام کورس کے لئے فیس پنجاب کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ممبروں سے ۵ روپے اور پنجابی طلبا سے دس روپے اور دوسروں سے ۳۰/- روپے لی جائیگی۔

نوٹ:۔ طعام اور رہائش کا انتظام طلبا کو خود کرنا ہوگا۔ (پرنسپل)

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری عرصہ سے شائع نہیں ہو سکی وکالت تجارت کے زیر انتظام یہ ڈائرکٹری دوبارہ تیار کرائی جا رہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تمام تجار و صناع اپنے کاروبار کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا کو دیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس معاملہ میں مستعدی سے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور جلد اپنے اور اپنے پڑوس کے دوسرے احمدی تجار کے پتے دفتر ہذا کو بھجوا دیں

پنجاب میں جرائم پیشہ اشخاص کو شناخت کرنیکے انتظامات

لاہور ۸ر فروری۔ پنجاب سی آئی ڈی نے بتدریج اور مسلسل محنت شاقہ سے جرائم پیشہ اشخاص کی شناخت کا ایک حقیقی ریکارڈ ان کی انگلیوں کے نشانات کے ذریعہ دوبارہ مرتب کر لیا ہے جسے تقسیم کے وقت اس صوبہ کی پولیس کلی طور پر کھو چکی تھی۔ لاہور میں انگلیوں کے نشانات کی شناخت کے نئے ادارہ کے پاس اب تقریباً دو لاکھ اشخاص کے ایسے نشانات موجود ہیں تقسیم سے پہلے انگلیوں کے نشانات کی شناخت کا ایک بیورو پھلور کے مقام پر کافی مدت سے قائم تھا۔ جس کے متعلق تقسیم کے وقت یہ طے پایا تھا کہ یہ ادارہ پنجاب اور مشرقی پنجاب کے مشترکہ ادارہ کی حیثیت سے جاری رہے گا۔ مگر اس منصوبہ پر عملدرآمد نہیں کیا گیا اور تقسیم کے پہلے کے ریکارڈ کا کم از کم ایک حصہ صوبہ میں منتقل کرنے کی مساعی لاحاصل ثابت ہوئیں۔ جس کی وجہ سے پولیس کے پاس جرائم کی نگرانی اور روک تھام کا اہم ترین حربہ نہ رہا۔ اور از سر نو جرائم کا ریکارڈ مرتب کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم محکمہ کے بعض باتدبیر افسروں نے جنہوں نے جنوری ۱۹۴۸ء میں اس کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا۔ مختلف جیلوں سے جرائم پیشہ اشخاص کی شناخت اور انگلیوں کے نشانات کے ریکارڈ کی نقول حاصل کیں اور اس اقدام اور دیگر تدابیر کو بروئے کار لاتے ہوئے پچھلے دو سالوں میں سزا یافتہ اشخاص اور عادی مجرموں کی انگلیوں کے نشان ہسٹری شیٹ اور پرسنل فائلوں کا ایک ضخیم ریکارڈ تیار کر لیا۔

تقسیم کے وقت پنجاب میں آنے والے مہاجرین کے اژدہام میں سابقہ مجرمین کی بہت بڑی تعداد گھل مل گئی۔ ایسے اشخاص کی تعداد چودہ ہزار کے لگ بھگ خیال کی جاتی ہے۔ مجرموں کی انگلیوں کے نشانات کی شناخت والے ادارہ کے ریکارڈ میں جرائم پیشہ افراد کی شناخت رکھی جا رہی ہے یہ ادارہ دیوانی۔ فوجداری اور محکمانہ تحقیقات میں (جن میں جعلسازی یا غلط شخصیت اختیار کرنے کا الزام عاید ہو) بھی اپنی ماہرانہ رائے دیتا ہے۔

مشرق وسطی میں شدید سردی

قاہرہ ۹ر فروری۔ مشرق وسطی کی شدید سردی کی وجہ سے فلسطین کے ۶۲ عرب پناہ گزین ہلاک ہو گئے۔ بیروت کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہلاک شدگان میں زیادہ تعداد بچوں کی تھی۔ شام کے برفانی طوفانوں میں کمی آتی جا رہی ہے اور دمشق حوس۔ حما اور ایلپو کے درمیان سڑکیں کھلتی جا رہی ہیں۔ حما کے صوبہ میں سلامیہ کے دیہات کے قید خانہ کی دیوار برف کے بوجھ سے گر پڑی۔ پچ بستہ قیدی دوسرے قید خانہ میں منتقل کئے گئے۔ (اسٹار)

مشرقی چین کیلئے علاقائی حکومت

ہانگ کانگ ۹ر فروری۔ پیکنگ کے ایک نشریہ کے مطابق چین کی عوامی حکومت نے ملک کے مشرقی صوبوں کیلئے ایک علاقائی حکومت قائم کر دی ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ حکومت جنوری کے آخر میں مسٹر جاؤ شوشہ کی صدارت میں قائم کی گئی تھی جو مشرقی چین کی فوجوں کے سیاسی نائب بھی تھے۔ یہ حکومت عنقریب شنگھائی میں اپنا کام شروع کر دے گی۔ شانگ ننگ کیانگ سو اہسی چیکیانگ اور فوکین کے صوبے اس حکومت کے ماتحت ہوں گے۔ فارموسا کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

جاپانی سامان کی درآمد کی بحالی کے پرمٹ

مانچسٹر ۹ر فروری۔ چھ مہینوں تک جاپانی سوتی کپڑے کی درآمد پر پابندی کے بعد مانچسٹر کے تاجروں کو پھر دس لاکھ پونڈ کا جاپانی کپڑا منگانے کی اجازت مل گئی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ پرمٹ دو کروڑ مربع گز کپڑوں کیلئے ہے۔ گذشتہ ۳۰ برسوں میں قریباً ۳۰ کروڑ مربع گز کپڑے درست ہونے کے لئے برطانیہ آئے ہیں یہ کپڑے خام اشیاء اور غلہ کے تبادلہ میں نوآبادیات خصوصاً افریقہ کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ دنیا کا پہلا بحری جوہری انجن تیار کرے گا

لنڈن ۹ر فروری۔ اگر کابینہ کی منظوری حاصل ہو گئی تو خیال ہے کہ برطانیہ میں دنیا کے پہلے بحری جوہری انجن اور جوہری برقی جنریٹر پر جلد کام شروع ہو جائیگا۔ اطلاع ملی ہے کہ آئندہ دو مہینوں میں اس کے منصوبے کابینہ کے سامنے پیش کر دئیے جائیں گے۔ جہازوں کا انجن ایک چھوٹا جوہری ذخیرہ ہوگا جو موجودہ کوئلہ اور تیل کی مشین کی بجائے ذرہ کے ٹوٹنے سے پیدا شدہ گرمی کو استعمال کرے گا۔ اس انقلاب کے آخر میں منصوبہ کی تحقیقات برطانیہ کے جوہری مرکز ہارول۔ برکشائر میں ایک ٹیم نے مکمل کیا ہے (اسٹار)

روسی فوج میں اسٹالن کی مخالفت کرنیوالے ادارے

برلن ۹ر فروری۔ جرمن رسالہ "اسپیگل" کے بیان کے مطابق سوویٹ فوجوں میں اسٹالن کی مخالفت کرنے والا ادارہ موجود ہے۔ اس رسالہ میں اس تحریک کی دو خفیہ پرچیاں نقل کی گئی ہیں۔ جن میں دو کارٹون بھی ہیں ایک کارٹون میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسٹالن کھوپڑیوں کے انبار پر بیٹھا ہوا قیدیوں کو جیلوں میں جاتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ دوسرے میں اسٹالن کو "عوام کا قاتل اور لاکھوں انسانوں کی موت کا ذمہ دار" کہا گیا ہے۔ (اسٹار)

پنجاب میں مختلف فصلوں کے متعلق تخمینے

لاہور ۹ر فروری: سنہ ۱۹۴۹ء کے روغنی بیجوں اور السی کی فصلات ربیع کے پہلے تخمینے کے مطابق نومبر ۱۹۴۹ء کے اواخر میں روغنی بیجوں کی فصل ربیع کے زیر کاشت کل رقبہ کا اندازہ تین لاکھ بیالیس ہزار آٹھ سو ایکڑ لگایا ہے۔ جس سے پچھلے سال کے مقابلہ میں علی الترتیب گیارہ اور تیرہ فی صدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔ نومبر ۱۹۴۹ء کے اواخر تک السی کی فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا اندازہ پانچ ہزار چھ سو ایکڑ ہے جو پچھلے سال کا رقبہ کی نسبت آٹھ فی صدی کم ہے۔ پنجاب میں ۱۹۴۹ء کی فصل تل کے زیر کاشت رقبہ کا اندازہ تینتیس ہزار آٹھ سو ایکڑ لگایا گیا ہے۔ اس کے برعکس پچھلے سال میں تینتیس ہزار ایک سو ایکڑ رقبہ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ موجودہ تخمینہ سے پچھلے سال کے اصل رقبہ کی نسبت چالیس فی صدی اضافہ کا پتہ ملتا ہے۔

کابل گورنمنٹ کی طرف سے پاکستان لکڑی نہ بھیجنے کا حکم

بنوں ۹ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ خوست اور پرمل کے افغانوں نے کابل گورنمنٹ سے احتجاج کیا ہے۔ کہ افغان فوجیں ان کے قافلوں پر بلا امتیاز آتشباری کرتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پاکستان سے لکڑی کی تجارت کو کابل کی طرف منتقل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں کابل گورنمنٹ نے لکڑی کے تاجروں کو اس امر کا حکم دیا تھا۔ کہ وہ پاکستان کے ساتھ لکڑی کی تجارت بند کر دیں۔ اور لکڑی کے کاروان فروخت کرنے کے لئے کابل لایا کریں۔ افغان گورنمنٹ نے اس تمام تجارتی راستے پر جہاں سے یہ کاروان گذرتے ہیں۔ فوج مقرر کر دی ہے تاکہ پاکستان کو ان علاقوں سے لکڑی نہ پہنچ سکے۔

افغان تاجروں نے یہ حکم ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ پاکستان کے ہاتھ لکڑی فروخت کرنے سے انہیں زیادہ رقم ملتی ہے۔ ان کے انکار سے افغان فوج نے گولی چلا دی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر اس کاروان کے چند افراد مارے گئے۔ اس حادثہ سے لکڑی کے تاجروں میں شدید بددلی پیدا ہو گئی ہے۔

لنڈن ۹ر فروری: ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق روس میں سپریم سوویٹ الیکشن ۱۲ر مارچ کو شروع ہو جائیں گے۔ جن کے لئے تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئی ہیں۔ اس وقت تک جن امیدواروں کے کاغذات

بحیرہ روم کے ممالک میں خراب موسم

لندن ۹ر فروری:۔ اس وقت بحیرہ روم کے ممالک کو اس صدی کے خراب ترین موسم کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ برفانی طوفان نے اسرائیل کے بڑے حصوں کو دوسرے حصوں سے منقطع کر دیا ہے۔ اور ۱۸۹۰ء کے بعد سے پہلی دفعہ جزیرہ سائپرس بالکل برف سے ڈھک گیا ہے اسرائیل میں سینکڑوں مکانات برف کے بوجھ سے گر کر مسمار ہو گئے ہیں۔ اس خراب موسم کے سب سے زیادہ شکار کینوس کے خیموں میں رہنے والے ہزاروں پناہ گزین ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ برف باری نے نارنگی کی تیار فصل کو بھی بہت خراب کیا ہے۔

شدید ژالہ باری نے پرتگال میں بھی رسل و رسائل کو منقطع کر رکھا ہے۔ اور وہاں بھی ژالہ باری اور شدید طوفان آ رہے ہیں۔ طوفانی سمندر نے سارے پرتگالی ساحل کو نقصان پہنچایا ہے (اسٹار)

شام کے صدر کے لئے نئے اختیارات

دمشق ۹ر فروری:۔ شامی دستور مرتب کرنے والی خصوصی کمیٹی کے ایک رکن نے اسٹار کو بتایا ہے۔ کہ اس کا امکان ہے کہ صدر کو زیادہ اختیارات اور اس کی وجہ سے لازماً وسیع تر ذمہ داریاں سونپی جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اس کے شاید یہ مطلب ہونگے کہ آئندہ کوئی وزیر اعظم نہ ہوگا۔ کابینہ کے تمام وزراء براہ راست صدر کے سامنے جواب دہ ہوں گے جیسے ایوان نمائندگان توڑ کر نئے انتخابات کرنے کا اختیار ہوگا۔ ایوان کو توڑنے کا اختیار محض ایک ہی دفعہ کے لئے ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنے کے بعد خود بخود صدر کا اپنا عہد بھی ختم ہو جائے گا۔ (اسٹار)

حیدرآباد کی ریلوے پر حکومت ہند کا قبضہ

حیدرآباد دکن ۹ر فروری۔ سرکاری اطلاع پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان یکم اپریل سے حیدرآباد کی ریلوے تار اور ڈاک کے تمام محکموں پر قبضہ کر لے گی۔ حکومت ہندوستان اس کے عوض میں کوئی رقم حکومت حیدرآباد کو ادا نہیں کرے گی اگر بجٹ میں کمی ہوئی۔ تو مرکزی حکومت ریاست کو امداد کے طور پر کچھ رقم ضرور پیش کرے گی۔

جو نامزد کئے گئے ہیں۔ ان میں مارشل سٹالین اور مولوٹوف کا نام بھی شامل ہے۔